دفتر جامعہ کتب، رسائل وجرائد،
زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

منہ کھر پر قابو پاؤ
دودھ کی پیداوار بڑھاؤ

ڈاکٹر محمد ارشاد، ڈاکٹر غلام محمد، ڈاکٹر بہارِ مصطفیٰ

انسٹیٹیوٹ آف مائیکروبیالوجی

☆ بیمار جانوروں کی جو خوراک بچ جائے اسے ضائع کر دیا جائے (جلا کر یا زمین میں دبا کر)

☆ اگر جانور بہت زیادہ ہوں تو بیمار جانوروں کے اٹینڈنٹ بھی علیحدہ کر دیئے جائیں اور انہیں تندرست جانوروں کے باڑے میں نہ آنے دیا جائے۔

☆ اگر کسی کٹڑے/بچھڑے کی ماں منہ کھر سے متاثرہ ہے تو فوری طور پر اسے ماں سے علیحدہ کر دیا جائے اور اسے فیڈر کے ذریعے دودھ پلائیں۔

☆ کوشش کی جائے کہ جانور کا علاج فارم میں ہی ڈاکٹر کو بلا کر کروایا جائے نہ کہ اسے ویٹرنری ہسپتال لے جایا جائے کیونکہ ایسا کرنے سے وائرس پھیلتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ جہاں جہاں سے جانور گزرے وہاں وہاں وائرس تندرست جانوروں میں پھیل کر ان میں مرض کا سبب بنے۔

☆ جانور کو نرم خوراک دیں۔

☆ جانور کو کچی جگہ پر رکھیں۔

☆ جانور کے پاؤں کے زخموں پر مکھی مار اشیاء جیسا کہ زیتون کا تیل، سندور اور نیلا تھوتھا (2 سے 5 فیصد) لگائیں تاکہ زخم خراب نہ ہوں۔

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

Office of University Books & Magazines (OUBM)

Publisher: **Prof. Dr. Shahzad Maqsood Ahmed Basra**
Editorial Assistance: **Azmat Ali, Khalid Saleem Khan**
Designed by: **Muhammad Asif Bhatti** (University Artist)
Composed by: **Muhammad Ismail, Muhammad Rizwan**

Price: Rs. 10/-

منہ کھر پر قابو پاؤ۔دودھ کی پیداوار بڑھاؤ

منہ کھر مویشیوں کی ایک متعدی بیماری ہے جو بڑی تیزی کے ساتھ ایک جانور سے دوسرے جانور تک بذریعہ چھوت پھیلتی ہے۔اس مرض میں گائے،بھینس،بھیڑ،بکری مبتلا ہوتے ہیں۔جنگلی جانوروں (ہرن،زرافہ،ہاتھی اور سور) میں بھی یہ بیماری ہوتی ہے۔

مرض کے پھیلنے کی وجوہات

☆ اس مرض کا سبب ایک وائرس ہے جو پانی اور خوراک کے ہمراہ جانور کے اندر جا کر بیماری پیدا کرتا ہے۔

☆ یہ وائرس بیمار جانور کے لعاب دہن (تھوک) گوبر،پیشاب،دودھ اور مادہ منویہ کے ذریعے خارج ہوتا رہتا ہے۔

☆ جب بیمار جانور پانی پیتا ہے تو یہ وائرس لعاب دہن کے ذریعے سے پانی میں شامل ہو جاتا ہے اور اس طرح سے تندرست جانور کو متاثر کرتا ہے۔

☆ اس کے علاوہ پانی کی بالٹیوں اور ملازموں کے جوتوں کے تلووں کے ذریعے یہ وائرس پھیلتا ہے۔

☆ جنگلی جانور جیسا کہ چوہے،کتے،بلی اور پرندے (جو کہ خود تو اس مرض کا شکار نہیں ہوتے) بھی اس بیماری کو ایک فارم سے دوسرے فارم تک پھیلانے کا اہم ذریعہ ہیں۔

☆ بیوپاریوں کے جانور بھی یہ مرض پھیلانے کا سبب ہیں۔

☆ میلہ منڈیاں بھی اس بیماری کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پھیلانے کا اہم سبب ہیں۔

☆ وائرس جسم میں داخل ہونے کے بعد تین سے چھ دن میں بیماری پیدا کرتا ہے۔

☆ ابتدا میں جانور سُست ہو جاتا ہے۔۔

☆ کھانا پینا کم کر دیتا ہے۔

☆ جگالی بھی نہیں کرتا اور دودھ میں کمی آ جاتی ہے۔

☆ تیز بخار (104 تا 107 فارن ہائیٹ) ہو جاتا ہے۔

☆ جانور کے منہ کے اندر زبان،ہونٹوں،مسوڑھوں اور تالو پر چھالے (آبلے) نکل آتے ہیں جس کے باعث منہ سے رال نکلنا شروع ہو جاتی ہے۔بعد میں یہ چھالے پھٹ کر زخم (السر) بن جاتے ہیں۔

☆ چھالوں کی وجہ سے جانور کھانا پینا بند کر دیتا ہے۔

☆ کھروں کے درمیان بھی چھالے بنتے ہیں جس کی وجہ سے جانور لنگڑا کر چلتا ہے۔

☆ دودھیل جانوروں کے حیوانے (تھن) پر بھی چھالے نکلتے ہیں۔

☆ بعض حاملہ جانوروں میں حمل ضائع ہو جاتا ہے۔

☆ اس مرض کا حملہ دو سے تین ہفتے تک رہتا ہے۔

شرح اموات

اگرچہ یہ بیماری انتہائی متعدی ہے لیکن اس بیماری میں شرح اموات انتہائی کم ہوتی ہے اموات عام طور پر چھوٹی عمر کے جانوروں میں ہوتی ہیں۔

مرض سے ہونے والے نقصانات

☆ دودھیل جانوروں میں دودھ کی کمی۔

☆ وزن اٹھانے اور کھیتی باڑی کے لیے استعمال ہونے والے جانوروں میں کام کا حرج۔

☆ جانور کی جسمانی حالت گر جاتی ہے اور شرح بڑھوتری بھی متاثر ہوتی ہے۔

☆ بعض جانور دیر تک لنگڑا کر چلتے ہیں۔

☆ کئی جانوروں کے کھر مکمل طور پر اتر جاتے ہیں یا کھر بڑھ جاتے ہیں اور جانور کام کے لیے بیکار ہو جاتا ہے۔

☆ ولائتی نسل کے جانوروں میں اس بیماری کے بعد ایک اور بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ جانور گرمی برداشت نہیں کر سکتا اور ہانپتا رہتا ہے۔دودھ کی پیداوار انتہائی کم ہو جاتی ہے۔ان جانوروں کے بال بھی موٹے اور کھردرے ہو جاتے ہیں۔

☆ وہ جانور جن کے تھن اس بیماری سے متاثر ہوتے ہیں ان میں سوزش حیوانہ میں مبتلا ہونے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔

☆ پاکستان میں یہ بیماری سارا سال کہیں نہ کہیں موجود رہتی ہے۔

کسان حضرات کے لیے مفید مشورے

☆ ویٹرنری ڈاکٹر کے مشورے سے اپنے جانوروں کو باقاعدگی سے منہ کھر کے حفاظتی ٹیکے لگوائیں۔

☆ خدانخواستہ اگر بیماری آ جائے تو متاثرہ جانوروں کو تندرست جانوروں سے فوراً علیحدہ کر دیں۔

☆ حتیٰ الامکان کوشش کی جائے کہ بیمار جانور کو علیحدہ خوراک اور پانی دیا جائے تاکہ دوسرے جانور بیماری سے محفوظ رہیں۔